بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دار الافتاء الحکمہ

(آن لائن دار الافتاء — استفتاء و شرعی رہنمائی)

ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

حفظہ اللہ — مفتی و نگرانِ دار الافتاء

فتویٰ نمبر: 01

تاریخ: ۴ نومبر ۲۰۲۶ء

سوال

کال سینٹر میں لائف، گاڑی یا گھر کی کمرشل انشورنس پالیسیاں بیچنے، غیر مسلم ممالک میں کلائنٹس کو کال کر کے راغب کرنے اور اس جاب سے حاصل ہونے والی آمدنی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب

الجواب وباللہ التوفیق:

۱۔ مروجہ کمرشل انشورنس کی شرعی حیثیت:

اسلامی فقہ اکیڈمی (جدہ) اور جمہور معاصر اہلِ علم کے متفقہ فیصلے کے مطابق مروجہ کمرشل انشورنس (خواہ وہ زندگی کی ہو، گاڑی کی ہو یا جائیداد کی) شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ اس کے حرام ہونے کی تین بنیادی وجوہات ہیں:

- **صریح قمار (جوا):** پالیسی لینے والا شخص مخصوص رقم قسطوں میں دیتا ہے؛ اگر کوئی حادثہ یا موت پیش آئے تو جمع شدہ رقم سے زائد وصول ہوتی ہے، ورنہ رقم ضبط ہو جاتی ہے۔ نفع و نقصان کا انحصار محض غیر یقینی حادثے پر ہونا خالص جوا ہے۔
- **شدید غرر (دھوکہ و غیر یقینی):** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعِ غرر سے سختی سے منع فرمایا ہے (صحیح مسلم: ۱۵۱۳)۔ انشورنس میں یہ قطعی معلوم نہیں ہوتا کہ صارف کو کتنا نفع ملے گا، کب ملے گا یا سرے سے ملے گا بھی نہیں۔
- **سود (ربا):** پیسوں کے بدلے کم یا زیادہ پیسوں کا لین دین یا فکسڈ منافع کی ضمانت دینا ربا الفضل اور ربا النسیئۃ ہے۔ مہنگائی یا کرنسی کی قدر میں کمی کو سودی نفع کے لیے عذر بنانا شرعاً باطل ہے۔

۲۔ غیر مسلموں کو انشورنس پالیسی بیچنے کا حکم:

کال سینٹر زمیں یہ مغالطہ دیا جاتا ہے کہ چونکہ کلائنٹس غیر مسلم ہیں اس لیے ان کو انشورنس بیچنا جائز ہے۔ شرعی اعتبار سے یہ بات درست نہیں:

- **اصولی قاعدہ:** جن چیزوں کی حرمت بذاتِ خود ثابت ہے (جیسے سود، جوا اور دھوکہ)، ان کا ارتکاب اور ان کا معاہدہ غیر مسلموں کے ساتھ کرنا بھی حرام ہے۔

- **گناہ پر تعاون:** اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (سورۃ المائدہ: ۲)۔ یعنی گناہ اور زیادتی کے کاموں پر ایک دوسرے کا تعاون مت کرو۔ کال کر کے کسی بھی انسان کو سودی اور جوئے پر مبنی پالیسی لینے پر راغب کرنا صریحاً گناہ پر تعاون ہے۔

۳۔ کم عمر افراد کو ٹارگٹ کرنا:

کم عمر افراد کو خاص طور پر تلاش کرنا تاکہ وہ طویل عرصے تک قسطیں بھرتے رہیں، انشورنس کمپنیوں کے تجارتی استحصال کا حصہ ہے، جس کی ترویج کرنا ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔

۴۔ کال سینٹر میں اس نوکری اور تنخواہ کا حکم:

اگر کسی ملازم کا بنیادی کام ہی لوگوں کو کال کر کے انشورنس کی پالیسیاں بیچنا، ان کے معاہدے کروانا اور ان پر کمیشن یا تنخواہ لینا ہے، تو یہ ملازمت شرعاً ناجائز ہے اور اس کی آمدنی حلال و طیب رزق کے زمرے میں نہیں آتی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب



دستخط: ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

ای میل: luqmanabutayyab786@gmail.com | واٹس ایپ: 0323-9821512